Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۳ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۱ وفا ۱۳۵۴ش ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۵۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے ، الحمد اللہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ، تمام مہماتِ دینیہ میں غیر معمولی کامیابی اور برکت دے اور زنادیر سلامت رکھے ۔

ربوہ ۱۱ وفا ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

سر درد سے تو افاقہ ہے مگر گرمی کی وجہ سے طبیعت خراب ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں خاص برکت بخشے ۔ آمین

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۱۴ر جولائی بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں زیرِ صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہو رہا ہے ۔ خدام و اطفال کی حاضری لازمی ہے ۔ انصار صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ بھی جلسہ میں شامل ہو کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائیں ۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر

حسبِ منظوری محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۲۳، ۲۴ر وفا ۱۳۵۴ہش / جولائی ۱۹۷۵ء کو مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر کا تربیتی اجتماع محمد آباد اسٹیٹ میں منعقد ہو رہا ہے اجتماع سے اہل علم حضرات خطاب فرمائیں گے ۔ ضلع تھرپارکر کے انصار سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شمولیت فرمائیں اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا چندہ
ماہ بماہ ادا کر کے ممنون فرمائیں

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلمہ طیبہ خدائے واحد کے سوا باقی تمام اِلٰہوں کی نفی کرتا ہے

بعض بُت ایسے باریک ہیں کہ خدا کے فضل کی خوردبین کے سوا نظر ہی نہیں آسکتے

"حدیث شریف میں آیا ہے من قال لا الٰہ اِلّا اللّٰہ فدخل الجنّۃ جس نے لا الٰہ اِلّا اللّٰہ کہا وہ بہشت میں داخل ہوا۔ لوگوں نے اِس حدیث کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف زبان سے یہ کلمہ پڑھ لینا کافی ہے اور صرف اتنے سے انسان بہشت میں داخل ہو سکے گا (حالانکہ) خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا وہ تو دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔"

"یہ کلمہ شریف ایک اللہ کے سوا تمام اِلٰہوں کی نفی کرتا ہے تمام انفسی اور آفاقی الٰہ باہر نکال کر اپنے دِل کو ایک اللہ کے واسطے پاک صاف کرنا چاہیئے۔ بعض بُت ظاہر ہیں مگر بعض بُت باریک ہیں مثلاً خدا تعالیٰ کے سوا اسباب پر توکّل کرنا بھی ایک بت ہے مگر یہ ایک باریک بت ہے۔ ... وہ باریک بُت جو لوگ اپنی بغلوں کے اندر دبائے پھرتے ہیں ان کا نکالنا ایک مشکل امر ہے بڑے بڑے فلسفی اور حکیم ان کو اپنے اندر سے نکال نہیں سکتے وہ نہایت باریک کیڑے ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کی خوردبین کے سوائے نظر نہیں آسکتے وہ بڑا ضرر انسان کو پہنچاتے ہیں وہ بُت جذباتِ نفسانی کے ہیں جو کہ انسان کو خدا تعالیٰ اور اپنے ہم جنسوں کے حقوق تلفی میں حد سے باہر لے جاتے ہیں۔ بہت سے پڑھے لکھے جو کہ عالم کہلاتے ہیں اور فاضل کہلاتے ہیں ... اور حدیثیں پڑھتے ہیں اپنے آپ میں ان بتوں کی شناخت نہیں کر سکتے اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔ ان بتوں سے بچنا بڑے بہادر آدمی کا کام ہے جو لوگ ان بتوں کے پیچھے لگتے ہیں وہ آپس میں نفاق رکھتے ہیں ایک دوسرے کے حقوق تلف کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک شکار مارا ہے۔ حد سے زیادہ اسباب پر زور مارتے ہیں اور ان کا تمام بھروسہ ان اسباب پر ہی ہوتا ہے جب تک اِن باتوں کا قلع قمع نہ کیا جاوے توحید قائم نہیں ہو سکتی۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ تا ۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر وفا ۱۳۵۴ھ ش
۱۱ر جولائی ۱۹۷۵ء

حقانیّتِ اسلام کا درخشندہ و تابندہ ثبوت

اللہ تعالیٰ کی بے ہمتا ذات، اُس کی غیر محدود قدرتوں اور صفات کا ایک پختہ اور بیّن ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے مقربین کی دُعاؤں کو سُنتا، اُن کا جواب دیتا، اُن سے ہمکلام ہوتا، اُن کے لئے تائید و نصرت کے نشان ظاہر کرتا اور عجائب کام دِکھلاتا ہے۔ اِس ثبوت کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ذکر فرمایا ہے۔ برخلاف اِس کے مخلوق اجسام اور وجود جنہیں لوگ اپنی ناسمجھی اور بے عقلی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیتے ہیں وہ نہ اُن کی دُعاؤں کو سُن سکتے ہیں نہ جواب دیتے ہیں اور نہ ہی کچھ کر دکھانے پر قادر ہوتے ہیں۔ مشرکوں کے ایسے خود ساختہ خداؤں کی بے چارگی و بے بضاعتی اور معذوری و مجبوری پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم جن بتوں کو پوجتی تھی اُنکی بیچارگی و بے بضاعتی کو آشکار کرنے کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے اُن سے جو گفتگو کی اور انہوں نے جو جواب دیا اُس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ (الشعراء آیات ۷۳ تا ۷۵)

ترجمہ:۔ اُس (یعنی ابراہیمؑ) نے کہا کہ کیا جب تم انکو بلاتے ہو تو وہ تمہاری (اُس) پکار کو سُنتے ہیں؟ یا تمہیں کوئی نفع پہنچاتے یا ضرر دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ بات تو نہیں ہے لیکن ہم اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے دیکھتے آئے ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات بے ہمتا، صفاتِ کاملہ اور وراء الوراء قدرتوں کے ثبوت نیز لوگوں کے خود ساختہ خداؤں کی معذوری و لاچاری کو آشکار کرنے کے لئے یہی دلیل خدائی حکم کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ کے سامنے پیش کرکے اُنہیں شرک سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِس کا سورۃ الرعد کی آیت ۱۷ میں خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ سے یہی فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور ان کا رب ہے اور جو کامل طور پر یکتا اور ہر ایک چیز پر کامل اقتدار رکھنے والا ہے اپنے لئے خود ہی کچھ معبود تجویز کر لئے ہیں۔ تمہارے ان خود ساختہ معبودوں کی بے بسی اور بے چارگی کا یہ عالم ہے کہ وہ خود اپنے لئے بھی کسی نفع کو حاصل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اور نہ کسی نقصان کو روکنے کی قدرت رکھتے ہیں، وہ تمہاری کیا مدد کر سکتے ہیں اور تم ان سے کسی فائدہ کی کیا توقع کر سکتے ہو۔

ان آیاتِ کریمہ سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کامل الصفات اور اس کی قدرتِ کاملہ اور اُس کے اقتدار و تصرفِ تام کا ایک بیّن ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے مقبولین کی دُعاؤں کو سُنتا، انہیں جواب دیتا اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور پھر ان کی دعائیں کو قبول کرکے عملاً انہیں نقصان سے بچا کر نفع ان کے لئے مقدر کر دیتا ہے۔ برخلاف اِس کے لوگوں کے خود ساختہ معبودانِ باطلہ نہ دعائیں سُنتے ہیں نہ ان کا جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اُن دعاؤں کو پورا کرنے کی قدرت انہیں حاصل ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس زمانہ میں ہستی باری تعالیٰ کی اِس پختہ اور محکم دلیل کو بڑی شدّ و مد کے ساتھ پیش کرکے اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار فرمایا۔ اور اس محکم دلیل سے دوسرے مذاہب کا بطلان ثابت کیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ دوسرے مذاہب کے خدا مُردے ہیں جو نہ دُعائیں سُنتے اور انہیں پورا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ اپنے ماننے والوں سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے جو اپنے بندوں اور بالخصوص اپنے مقربوں کی دُعائیں سُنتا انہیں قبول کرتا، ان سے ہمکلام ہوتا اور اُن کی مرادیں اُنہیں عطاء کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے سچّے مذہب کی زندہ و تابندہ علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حقیقی خدا دانی تمام اِسی میں منحصر ہے کہ اُس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنی پُرشوکت اور لذیذ کلام سے اُن کو تسلّی اور سکینت بخشتا ہے اور جس طرح ایک انسان دُوسرے انسان سے بولتا ہے ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلّی شک و شبہ سے پاک ہے ان سے باتیں کرتا ہے، اُن کی بات سُنتا ہے اور اُن کا جواب دیتا ہے اور ان کی دُعاؤں کو سُنکر دُعا کے قبول کرنے سے ان کو اطلاع بخشتا ہے اور ایک طرف لذیذ اور پُرشوکت قول سے اور دُوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ مَیں ہی خُدا ہوں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۲۱ مطبوعہ ۱۹۰۵ء)

اِس کے بالمقابل حضور علیہ السلام نے لوگوں کے خود ساختہ دین کی ایک واضح اور بیّن علامت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جو مذہب اس خدا کو جس کا ان صفات سے متصف ہونا ثابت ہے پیش نہیں کرتا اور ایمان کو صرف گزشتہ قصّوں، کہانیوں اور ایسی باتوں تک محدود رکھتا ہے جو دیکھنے اور کہنے میں نہیں آئی ہیں وہ مذہب ہرگز سچّا مذہب نہیں ہے اور ایسے فرضی خدا کی پیروی ایسی ہے کہ جیسے ایک مُردہ سے توقع رکھنا کہ وہ زندوں جیسے کام کرے گا۔ ایسے خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے جو ہمیشہ تازہ طور پر اپنے وجود کو آپ ثابت نہیں کرتا۔ گویا وہ ایک بُت ہے جو نہ بولتا ہے اور نہ سُنتا ہے اور نہ سوال کا جواب دیتا ہے اور نہ اپنی قادرانہ قوّت کو ایسے طور پر دکھا سکتا ہے جو ایک پکّا دہریہ بھی اس میں شک نہ کر سکے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۳)

ایک طرف سچّے مذہب کی اور دوسری طرف جھُوٹے مذہب کی واضح اور بیّن علامت کو علیحدہ علیحدہ ذہن نشین کرانے کے بعد آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کرکے ببانگِ دہل یہ اعلان فرمایا کہ سچّے مذہب کی یہ واضح اور بیّن علامت آج رُوئے زمین پر صرف اسلام میں پائی جاتی ہے کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جس پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے والے مقربانِ الٰہی میں شامل ہو کر خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوتے ہیں، قبولیتِ دُعا اور نشان نمائی کا شرف اُنہیں عطاء کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اِس کا تابندہ و درخشندہ ثبوت پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"مَیں صرف اسلام کو سچّا مذہب سمجھتا ہوں اور دوسرے مذاہب کو باطل اور سراسر دروغ کا پُتلا خیال کرتا ہوں۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں اور محض محبّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دُعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے جو کہ بجز سچّے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکے گا. اور اگر ہندو اور عیسائی وغیرہ اپنے باطل معبودوں سے دعا کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی ان کو وہ مرتبہ مل نہیں سکتا اور وہ کلامِ الٰہی جو دوسرے ظنّی طور پر اس کو مانتے ہیں مَیں اس کو سُن رہا ہوں اور مجھے دکھلایا اور بتلایا اور سمجھایا گیا ہے کہ دُنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا اہم تقاضا

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد لاہور چھاؤنی

یہ بات ہر روز مشاہدہ میں آتی ہے کہ ایک انسان جب کسی عزیز کے بچے سے پیار اور محبت کا اظہار کرتا ہے تو اس بچے کے والدین کو بھی اُس شخص سے اُنس ہو جاتا ہے وہ اس سے تعلقات بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں یہ دو طرفہ اظہار محبت انہیں ایک نئے بے لوث رشتہ میں منسلک کر دیتا ہے وہ ایک دوسرے کی جائز خواہشات پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ پس اگر پیار کرنے والے کے ساتھ محبت کرنا اور اس سے تعلقات کو مزید بڑھانا انسانی فطرت میں داخل ہے تو پھر وہ خدا جس نے انسان کی فطرت میں یہ بات ڈالی ہے کہ ایک دوسرے کی محبوب شے سے پیار کریں اور اس پیار سے جب اُن میں اجنبیت ختم ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کیا وہ اس بندے سے پیار اور محبت نہیں کرے گا جو اس کے محبوب بندوں سے پیار کرے۔ انسان کی اسی فطرت کے مطابق خدا تعالیٰ نے چاہا کہ میرے بندے میرے محبوبؐ سے بھی پیار کریں۔ اس کے اخلاقی اور روحانی رنگ میں رنگین ہو جائیں تا وہ بھی اُن بندوں کو اپنا محبوب بنالے۔ اسی لئے اُس نے اپنے محبوب سے اعلان کروایا

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

اگر تمہارے دل میں یہ تڑپ ہے کہ خدا تمہارا اور تم خدا کے ہو جاؤ۔ تم اس سے محبت کرو اور وہ بھی تم سے محبت کرے تو ضروری ہے کہ تم پہلے میری محبت کا دم بھرو۔ میرے نقشِ قدم پر چلو مجھ جیسے اخلاق پیدا کرو میری لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرو۔ پھر یقیناً وہ تم سے محبت کرے گا۔ تمہارے ساتھ تعلقات کو بڑھائے گا ہر مصیبت اور آزمائش میں تمہارا دوست ہوگا۔ تمہاری سستیاں، کوتاہیاں اور گناہ بخش دے گا۔ تم اس کے انعامات کے وارث بنو گے اور جب مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے تمہارا خدا تعالیٰ سے رشتہ قائم ہو جائے گا تو تم بھی اس سے ہمکلام ہو سکو گے تمہیں بھی روحانی اور دنیاوی انعامات سے نوازا جائیگا۔ تمہیں بھی وہ صراط مستقیم مل جائے گا جہاں شیطان کی طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی اور یہ صراط مستقیم اُن لوگوں تک پہنچا دے گا جن پر خدا تعالیٰ کے انعامات ہوئے وہ انعامات جن کی حضرت موسےؑ نے اپنی قوم کو ان الفاظ میں یاد دہانی کرائی تھی

يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا۔

(المائدہ ۲۱)

یعنی اے میری قوم تم اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اُس نے اُس وقت تم پر کیا تھا۔ جب اس نے تم میں نبی مقرر کئے تھے اور تمہیں بادشاہ بنایا تھا۔ قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر بھی فرمایا

"جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔" (فتح ۱۱)

"جو رسولؐ کی اطاعت کرے (تو سمجھے کہ) اُس نے اللہ کی اطاعت کی" (النساء ۸۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ تب اس کا ایمان بلندی میں دور دور تک ستاروں سے بھی آگے گذر جاتا ہے"

(چشمہ معرفت رخانہ منٹ)

خدا تعالیٰ نے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ اعلان کروایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ تو میری اطاعت کرو تو اس سے مراد زبانی اظہار محبت یا اقرار اطاعت نہیں بلکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس سے مراد صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم آپ جیسے اخلاق پیدا کریں۔ آپ کی عبادتوں کو دہرائیں۔ آپ کے مظہر بن جائیں پھر ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کے محبوب بن سکتے ہیں۔ مگر محض زبان کی پکار سے یہ بابرکت مقصد پورا نہیں ہو سکتا زبانی دعووں سے مراد "جہاں سے محبت و عقیدت کا اظہار نہیں ہوتا تھا یہی وہ مدعا پورا ہوتا ہے جس کا مطالبہ اس آیت میں کیا گیا ہے اس کے لئے عملی رنگ میں اس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا جو آپ نے ہمیں دی۔ پیارے آقا و محبوب کا ارشاد ہے کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ کی روشنی میں اگر ہم افتراق و تشتت کی بجائے اتحاد اور اتفاق کا مظاہرہ کریں گے اور خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کہ

"مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے) نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں ایک گروہ نکل پڑتا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر ہشیار کرتے تاکہ وہ ڈرنے لگیں (توبہ ۱۲۳) اکناف عالم میں پھیل کر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی پُر شوکت صدائیں بلند کرتے ہوئے اور قرآنِ پاک سے زنگ آلود سینوں کو منور کریں گے۔ اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے آقا (فداہ نفسی) خاتم النبیینؐ، رحمۃ للعالمینؐ پر درود بھیجتے رہیں گے۔ تو ہم اس محبت کا مظاہرہ کریں گے جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود سے ہے۔ لیکن اگر ہم سوتے بھی جاگتے بھی دن کو بھی اور رات کو بھی اُٹھتے اور بیٹھتے گندے خیالات میں کھوئے رہیں۔ بدیوں کے مرتکب ہوتے رہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا نہ کریں۔ تو یقیناً ہم اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں یہ پاؤں جو ساری عمر گناہ کی دلدل میں پھنسے رہے اس پاک وجود کی طرف کیا اُٹھیں گے۔ یہ ناپاک ہاتھ جو بدیوں کا بیج بوتے رہے اور ظلم کی دیواریں کھڑی کرتے رہے جو زندہ خدا کو چھوڑ کر مُردوں کے آگے پھیلے۔ جنہوں نے ہمسایوں کے حقوق چھینے اور مظلوم عورتوں کی عصمتیں لوٹیں۔ خدا تعالیٰ کی تنبیہہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ الخ کے باوجود عبادت گاہوں کو مسمار اور نذر آتش کیا۔ شاہ کونینؐ کا دامن کیسے پکڑ سکتے ہیں۔ نفاست اور غلاظت یا نیکی اور بدی ایک جا اکٹھی نہیں ہو سکتیں

ندی کنارے میں کھڑی پانی جھلمل ہو
میں میلی پیا اُجلے کس بدھ ملنا ہو

خاتم النبیینؐ کی غلامی پہ فخر کرنے والو! یقین پیدا کرو کہ ہمارا زندہ خدا ہے۔ وہ رحمٰن بھی ہے رحیم بھی ہے۔ مالک یوم الدین بھی ہے اور وہی صرف عبادت کے لائق ہے۔ والدین سے حسن سلوک کرو۔ ہمسایوں کی دل آزاری نہ کرو۔ استطاعت والے لوگوں کے بچوں کی چاپلوسی نہیں بلکہ یتیموں اور مسکینوں کو سینوں سے لگاؤ۔ انہیں پیار دو۔ محبت دو۔ الغرض اپنے پیارے آقا و محبوب کے خلق عظیم کو اپناؤ۔ جس کا خلاصہ قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

یعنی تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان (کرو) اور (نیز) رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے کہ تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی)

انصار اللہ کی ذمہ داری

نئی پود کی تربیت

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

کوئی کسی قوم کو حقیر نہ سمجھے۔

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو۔

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ

بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا

اور تم میں سے بعض۔ بعض کی غیبت نہ کیا کریں (الحجرات)

رحمۃ للعالمین کے پاک وجود سے شفاعت کی امید رکھنے والو۔ آؤ ہم آپ کے خلق عظیم کو اپنائیں۔ آپ کے مظہر بن جائیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہمارا رحیم و رحمان خدا آج بھی اپنی قدرت کے جلوے دکھا سکتا ہے آج بھی ہم ان انعامات کے وارث بن سکتے ہیں۔ جو صحابہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے۔ آج بھی بت پرستی تثلیث اور دہریت کی شاہانہ شوکتیں قیصر و کسریٰ کی طرح آپ کے قدموں تلے روندی جا سکتی ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی زندہ ہیں اور آپ کا خدا بھی اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ خدا آج بھی اصحاب الفیل کا واقعہ دہرا سکتا ہے اور دشمنان اسلام کے میزائل اور مہلک ہتھیار ان کے استعمال سے پہلے ہی ناکارہ ہو سکتے ہیں۔ مگر شرط ہے کہ رحمۃ للعالمینؐ کے بتائے ہوئے نسخہ فَاتَّبِعُوْنِیْ کو استعمال کریں۔

تاریخ گواہ ہے کہ چودہ سو سال سے جس نے اس نسخہ کو آزمایا اُس نے خدا تعالےٰ کو پا لیا وہ خدا تعالےٰ کا محبوب بن گیا۔ وہ اُس کی حفاظت میں ہی نہیں آگیا بلکہ دشمن کو صفحۂ ہستی ہی سے مٹا دیا۔ خود ہی نہیں مٹے بلکہ ان کی نسلیں بھی مٹ گئیں۔ آج بھی ایک پیارا وجود حضرت رسول اکرمؐ کا اُمتی مسیح محمدیؑ جو آپ کے عشق اور محبت میں سرشار تھا اپنے تجربہ کی بنا پر فرماتا ہے۔

" دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں۔ (۱) ایک وہ زندگی جو خود خدا نے حیّ و قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے (۲) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے اور یاد رکھو کہ جس میں قیامانہ زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے اور خدا نے مجھے میری زندگی بوجہ اطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پُر جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشانات غیبی دیکھے کہ اُن کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

قرآن کریم

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۗ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝

(لقمان ع۲)

ترجمہ:۔ اور یاد کرو اس وقت کو جب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا اور وہ اُسے نصیحت فرما رہے تھے اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

ارشادات رسول

(۱)

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور وہ اپنی اس نگرانی کے بارہ میں جوابدہ ہوگا۔ امام نگران ہے اور اس سے ان کے بارہ میں پوچھا جائے گا جن کا وہ نگران ہے اور مرد اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل و عیال کے بارہ میں جواب طلبی ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس بارہ میں پوچھا جائے گا اور نوکر اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس بارہ میں پوچھا جائے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس بارہ میں جواب طلبی ہوگی۔

(۲)

لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

ترجمہ:۔ آدمی اپنی اولاد کی تربیت کرے یہ صدقہ دینے سے بھی بہتر ہے

(۳)

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

ترجمہ:۔ کسی والد کا بچے کے لئے اچھی تربیت سے بہتر کوئی عطیہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں اپنے دوستوں اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا" (الملفوظات جلد اول صفحہ ۵۶۲)

حضرت مصلح موعودؓ نے انصار کو مخاطب ہو کر فرمایا:۔

" اگر ہم چاہتے ہیں کہ سلسلہ اچھے کام کیساتھ اور حقیقی معنوں میں قائم رہے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم آئندہ نسل کو متقی اور محنتی بنائیں"

(خطبہ جمعہ ۲۵ مئی ۱۹۵۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

" مخالفت نے اس وقت جو رنگ اختیار کیا ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم تربیت پر زور دیں تربیت کی ذمہ داری بچوں پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ اور نہ نوجوانوں پر ڈالی جا سکتی ہے۔ یہ کام بڑوں کا ہے۔ یعنی عمر میں اور تجربے میں ثقہ اور سلجھی ہوئی طبیعتوں والے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کی طرف توجہ دیں ... ہم جو انصار کہلاتے ہیں۔ ہم اگر اپنے کام سے غافل ہوگئے اور اگر ہم نے اپنی ذمہ داریاں نہ نبھائیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ جو بعد میں آنیوالی نسل ہے یا جو ان کے بعد آنیوالی نسل ہے وہ کمزور ہو اور اللہ تعالےٰ کے قہر کی مورد بن جائے حالانکہ ان کو اس لئے پیدا کیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے پیار کو پائیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ تو پورا ہوگا ہمیں اپنی اور اپنے بچوں کی اور اپنی نسلوں کی فکر کرنی چاہئیے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۲۱۳۵

مَیں شیخ سعید احمد ولد شیخ غلام محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سالی ۔ پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر سندھ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۷۵ روپیہ ہے ۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

العبد ۔ شیخ سعید احمد ڈرائیور ساکن محمود آباد فارم براستہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ ۔

گواہ شد ۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ ۔

گواہ شد ۔ عنایت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع تھرپارکر ۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۶

مَیں ڈاکٹر محمد شفیع ولد حکیم روشن دین صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ طبابت عمر ۴۸ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ب ضلع لائلپور ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱ ۔ ایک عدد کچا مکان واقع چک ۹۶ گ ب قیمت اندازاً -/۱۰۰۰ روپے ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت حکمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد ۔ ڈاکٹر محمد شفیع ساکن ۹۶ گ ب ڈاکخانہ ۱۰۰ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور ۔

گواہ شد خورشید احمد سیالکوٹی ولد خواجہ نادر خان صاحب احمدیہ دار المطالعہ جڑانوالہ ۔

گواہ شد حکیم منظور احمد ولد حکیم دین محمد صاحب ۹۶ گ ب ضلع لائلپور ۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۷

مَیں رشیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سالی ۔ پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱ ۔ حق مہر مبلغ -/۱۵۰۰ روپے بذمہ خاوند

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ ۔ رشیدہ بیگم ۹۶ گ ب ڈاکخانہ ۱۰۰ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور ۔

گواہ شد ۔ ڈاکٹر محمد شفیع (خاوند موصیہ) چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور ۔

گواہ شد ۔ خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی ولد خواجہ نادر خان صاحب چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور ۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۸

مَیں برکت بی بی زوجہ میاں سلطان احمد صاحب عرف ڈلیا ۔ قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سالی ۔ پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ب ضلع لائلپور ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱ ۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰ روپے

۲ ۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۶۰۰ روپے ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ ۔ برکت بی بی ۹۶ گ ب ضلع ڈاکخانہ ۱۰۰ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور ۔

گواہ شد ۔ چوہدری علی محمد ولد چوہدری عیدا صاحب ۹۶ گ ب ضلع لائلپور ۔

گواہ شد ۔ خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی ولد نادر خان صاحب دار المطالعہ جڑانوالہ ضلع لائلپور ۔

(باقی)

اعلان نکاح

۱ ۔ برادرم چوہدری محمد اسحاق صاحب سابق مبلغ ہانگ کانگ محلہ دار البرکات ربوہ کے بیٹے عزیز محمد اکرام صاحب ایم ۔ اے آفیسر سٹیٹ لائف انشورنس کا نکاح عزیزہ بشریٰ نعیمہ بی ۔ اے بنت مکرم چوہدری محمد احمد صاحب واقف زندگی نیکٹری ایریا ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی نے مورخہ ۱۹/۵/۷۵ کو چوہدری محمد احمد صاحب کے مکان پر پڑھا ۔ تقریب رخصتانہ اسی روز عمل میں آئی ۔ مورخہ ۲۱/۵/۷۵ کو مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کی جس میں محترمہ حضرت حضرت ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بعض افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بہت سے احباب ربوہ نے شرکت فرمائی ۔

۲ ۔ مورخہ ۲۹/۵/۷۵ کو مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب کی صاحبزادی عزیزہ شاہدہ بی ۔ اے سلمہا اللہ تعالےٰ کا نکاح ان کے اپنے مکان واقع محلہ دار البرکات پر بعوض مبلغ سات ہزار روپیہ مہر ہمراہ مکرم محمد اکرم اختر صاحب ایم ۔ ایس سی (حال برمنگھم) ابن مکرم حافظ محمد عبد اللہ صاحب دھرمپورہ لاہور مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی نے پڑھا ۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور بعض دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے بعض ناظر و وکلاء صاحبان اور احباب ربوہ نے اپنی نیک دعاؤں کے ساتھ عزیزہ کو رخصت کیا ۔ جزاھم اللہ تعالیٰ ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہر دو نکاحوں کے بابرکت ہونے اور عزیزان کی پُرمسرت زندگی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(ناصر الدین ۔ ۲۹/۶ دار الرحمت شرقی ۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک محمد اکبر صاحب قوم بھٹہ نے شاہدرہ لاہور سے ۳۰/۴/۴۸ کو وصیت کی تھی ۔ موصیہ ۱۹۵۳ء میں فلیٹ ۲ اسلم جنرل آرڈری میدان لمے فرئیر روڈ کراچی میں مقیم تھیں ۔ ضروری خط وکتابت کے لئے ان کا موجودہ پتہ درکار ہے ۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

قائدین مجالس و ناظمین اطفال فہرست وعدہ جات وقف جدید جلد از جلد بھجوا دیں ۔ (مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب چندہ وقفِ جدید کی طرف خاص توجہ دیں

وقفِ جدید کا سال یکم صلح/جنوری سے شروع ہو کر ۳۱؍ فتح/دسمبر تک اختتام پذیر ہوتا ہے۔ گویا اب سالِ رواں کا نصف سے زائد گزر چکا ہے۔ اصولاً ۳۰؍ احسان/جون تک سو فیصد وعدہ جات موصول ہو کر کم از کم نصف وصولی ہو جانی چاہیئے تھی لیکن ابھی تک اکثر جماعتوں کے وعدہ جات بھی موصول نہیں ہوئے۔ اور وصولی کا یہ عالم ہے کہ ماہانہ اخراجات پورا کرنے میں بے حد دقت پیش آ رہی ہے۔

بدیں صورتِ حالات امراء، صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقفِ جدید اور جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا اُن کا اور اُن کی جماعت کا وعدہ چندہ وقفِ جدید سو فیصدی مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں؟

احبابِ ثروت کو معاونینِ خصوصی (کم از کم ۱۰۰۰/- یا ۵۰۰/- یا ۱۰۰/- روپے سالانہ) کی فہرست میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی جائے۔

بالآخر تاکیداً عرض ہے کہ وصول شدہ رقوم ساتھ ساتھ ہی مرکز میں روانہ کر دی جایا کریں تاکہ وقفِ جدید کے ماہانہ اخراجات کی ادائیگی میں سہولت ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا باونواں اجلاس ۲۶؍ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو گا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب مقالات پیش فرمائیں گے:-

۱۔ قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا ذکر۔ — مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر
۲۔ علیسائیت کے جدید رجحانات۔ — ؍؍ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
۳۔ قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراض دربارہ عورت کے مقام کا جواب — محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

لجنات کے لئے ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۵ء کے موقع پر لجنات کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہو گی اس کے لئے ایجنڈا تیار کیا جاتا ہے۔

تمام لجنات اپنی اپنی جگہ اجلاس کر کے لجنہ کی تنظیم کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز سوچیں اور اپنی تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۱۵؍ اگست ۱۹۷۵ء سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوا دیں۔ یہ بہت ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کرسیاں اور چارپائیاں بُننے کی عملی تربیت

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے شعبہ صنعت و تجارت کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵؍ تا ۱۹؍ جولائی ۱۹۷۵ء روزانہ ۵ بجے شام تا ۶ بجے شام ایوانِ محمود میں صنعتی کلاس منعقد ہو گی۔ کلاس میں شرکت کے خواہشمند خدام، دیگر دوست اپنے اسماء ۱۲؍ جولائی تک مطلع کر دیں۔

(ناظم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنے مختلف نام یعنی حسن محمود۔ خالد محمود۔ عبدالناصر۔ یوسف مبارک وغیرہ بدلتا رہتا ہے۔ اس کے متعلق حال ہی میں راولپنڈی سے ناکام واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

اس کا ایک طریق کار یہ بھی ہے کہ اس نے ناظر امور عامہ اور پرائیویٹ سیکرٹری کی جعلی مہریں بنوا رکھی ہیں اور جماعت کے متمول افراد کے نام چٹھیاں لکھتا رہتا ہے جس میں مختلف بہانے ہوتے ہیں کہ وہ فوری طور پر حامل رقعہ کو اتنا روپیہ دے دیں اور رسید بھجوا دیں۔ روپیہ ان کو واپس کر دیا جائے گا۔

یہ امر مدنظر رہے کہ نظارت امور عامہ یا دیگر کوئی نظارت یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے کسی فرد کو ایسی چٹھی نہیں دی جاتی کہ فلاں شخص کو اتنی مالی مدد دی جائے وغیرہ۔

بار بار اعلان کے باوجود بعض دوست سادگی میں ایسے ٹھگوں کو رقوم دے دیتے ہیں۔

عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ ایسے اعلانات کی وسیع تشہیر کیا کریں تا لوگ لاعلمی میں ایسے ٹھگوں سے دھوکہ نہ کھائیں۔

(ناظر امور عامہ)

شکریۂ احباب

احبابِ جماعت کی طرف سے خاکسار کی اہلیہ (والدہ عزیز مسعود احمد جہلمی مبلغ سلسلہ احمدیہ) کی وفات پر بہت سے تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ احباب نے جس رنگ میں اظہارِ ہمدردی فرمایا ہے خاکسار اس کا تہ دل سے شکرگزار ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اس کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمارا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

(خاکسار۔ ماسٹر عبدالرحیم لون۔ جہلم)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کا ماموں زاد بھائی محمد یونس ابن محمد اسمٰعیل صاحب چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ چلنے پھرنے سے چکر آتے ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عزیز موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انوار الحق ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ۔ لاہور)

۲۔ والد محترم حافظ عبدالواحد صاحب جو ایک لمبا عرصہ احمدیہ اسٹیٹس واقعہ سندھ میں بطور منشی کام کرتے رہے ہیں کچھ عرصہ سے معدہ میں کینسر کے عارضہ سے شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل شفا کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔
(منیر احمد بٹ نبی سر روڈ۔ سندھ)

۳۔ میری ہمشیرہ محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم شدید بیمار ہیں۔ اب ربوہ سے برائے علاج انہیں لاہور لایا گیا ہے احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(عبدالقادر۔ ۲۱۵؍ رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین اضلاع! ضلع کی مجالس سے پرچہ جات اطفال و خدام فوری بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم)